تقریر

تقریر بابت خلافت
وقت 5-7 منٹ

خلافت راشدہ کے خلاف سازشیں

(خلافتِ اُولیٰ وثانیہ کا ذکر)

(تقریر نمبر1)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِھِمۡ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمۡ دِیۡنَھُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَھُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِھِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ۔وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ

(النور:56-57)

ترجمہ:تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

سامعین! مجھے آج خلافتِ راشدہ کے خلاف شازشوں پر روشنی ڈالنی ہے۔ آج خلافتِ اولیٰ وثانیہ میں ہونے والی شازشوں کا ذکر اختصار سے کروں گا۔

اسلامی تاریخ میں اختلافات کے متعلق حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ چنانچہ عرباض بن ساریہ کی مشہور روایت میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ میرے بعد زندہ رہیں گے وہ لوگوں میں بڑا اختلاف دیکھیں گے۔ پس ایسے وقت میں میری وصیت تمہیں یہی ہے کہ تم میری سنت اور میرے بعد میں آنے والے خلفاء الراشدین جو ہدایت یافتہ ہوں گے کی سنت کو اختیار کرنا۔ تم اس سنت کو مضبوطی سے پکڑ لینا۔ عَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ اور جس طرح کسی چیز کو دانتوں سے پکڑ لیا جاتا ہے، اسی طرح اس سنت سے چمٹے رہنا اور کبھی اس راستہ کو نہ چھوڑنا جو میرا ہے یا میرے خلفاء الراشدین کا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 127)

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد کے خلفاء کو خلفاء الراشدین قرار دے کر گویا ان کی خلافت کو خلافت راشدہ قرار دیا ہے۔ خلافت راشدہ کا بابرکت نظام چونکہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشد وہدایت کے جاری کردہ سلسلہ کو ممتد اور مستحکم کرنے کے لئے جاری کیا گیا تھا، اس لئے خلفاء راشدین نے اپنے اس فریضہ کو احسن طور پر انجام دینے کے لئے جو سعی کی اور خدا تعالیٰ سے خاص توفیق پائی تاریخ اسلام کے زریں اوراق اس پر شاہد ناطق ہیں۔

خلافت کے خلاف دشمنانِ اسلام کے منصوبے

سامعین! دوسری طرف دشمنانِ اسلام تھے جو ہر لحہ رشد وہدایت کی ترقی اور غلبۂ اسلام اور دینِ متین کے استحکام کو دیکھ کر جل رہے تھے، اندر ہی اندر ایسے منصوبے اور سازشیں اس بابرکت نظام کو تہس نہس کرنے کے لیے سوچتے رہتے تا اسلام کی ترقی رک جائے اور رشد وہدیت کا سلسلہ بند ہو جائے۔ چنانچہ اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَاحِدَۃٌ کے

مطابق سب طاغوتی طاقتوں نے جن میں منافقین، یہود و عیسائی اور کفّار شامل تھے، اپنی اس ناپاک سازش کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے ہی ایسی سازشیں اور فتنہ انگیزیاں شروع کر دی تھیں، جن کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بعد اسلام کی ترقی اور کامیابیوں کا سلسلہ بند ہو جائے اور کوئی ایسا نظام قائم نہ ہو سکے جو اسلام کی ترقی اُمّتِ محمدیہ کی دائمی کامیابی، مسلمانوں کی یک جہتی اور خوشحالی کا ضامن ہو۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل از وقت جہاں اختلافات کی خبر دی تھی وہاں اس قسم کی ریشہ دوانیوں، فتنوں اور سازشوں کی خبر بھی دی تھی۔ چنانچہ ایک جنگ کا واقعہ ہے کہ مسلمانوں کو فتح ہوئی اور بہت سے اموال غنیمت میں حاصل ہوئے تو خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اموال مستحقین میں تقسیم فرمائے۔ اس دوران ایک سیاہ رنگ کا شخص آیا، جس کے جسم کی بناوٹ میں بعض نقائص تھے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ جب آپؐ مال تقسیم فرما چکے تو اس نے گردن اٹھائی اور بولا کہ آج مَیں نے مال کی ایسی تقسیم دیکھی ہے جس میں خدا تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کو مد نظر نہیں رکھا گیا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا تیرا استیاناس ہو، اگر مَیں عدل نہیں کروں گا تو پھر دنیا میں کون عدل کرے گا۔ پھر فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے تو ساری دنیا کی حفاظت و امانت کا کام میرے سپرد کر دیا ہے اور مجھے امین قرار دیا ہے اور تم مجھے تھوڑے سے مال میں بھی امین نہیں سمجھتے۔ یہ سن کر حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ نے اس شخص کی تلاش کی تا کہ اُسے قتل کر دیں مگر انہوں نے دیکھا کہ وہ مسجد میں بڑی لمبی نماز پڑھ رہا ہے۔ یہ دیکھ کر اُن کے دل میں خوف پیدا ہوا اور اُس کے قتل کی جرات نہ ہوئی۔ پھر حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور کہا کہ مَیں اُسے ضرور قتل کر دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے اُسے ڈھونڈا مگر وہ نہ ملا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ اگر یہ شخص آج مارا جاتا تو اسلام میں آئندہ کبھی فتنہ نہ پیدا ہوتا۔ مگر اب اس قسم کے لوگ جو اس شخص کے طریق کی اتباع کرنے والے ہوں گے اُمّتِ محمدیہ میں پیدا ہوں گے مگر وہ دین سے اسی طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ (طبری)۔ بعد میں خلفاء راشدین کے زمانہ میں ظہور پذیر ہونے والے واقعات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمودہ کی تصدیق ہوتی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر اتہام

سامعین! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک اور واقعہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ پر منافقین کی طرف سے اتہام اور الزام لگانے کا ہے۔ جس کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ نور میں ہوا ہے اور اس الزام کو رد کیا گیا ہے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے خلافت کا ذکر کیا ہے۔ اِن دونوں مضامین کے باہمی ربط و تعلق کے حوالے سے ہمیں یہ غور کرنا ہو گا کہ وہ کون کون لوگ تھے جن کو بدنام کرنا منافقوں یا اُن کے سرداروں کے لیے فائدہ بخش ہو سکتا تھا اور کن کن لوگوں سے اس ذریعہ سے منافق اپنی دشمنی نکال سکتے تھے۔ ایک ادنیٰ تدبّر سے بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت عائشہؓ پر الزام لگا کر دو شخصیتوں سے دشمنی نکالی جا سکتی تھی۔ ایک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسرے حضرت ابو بکرؓ سے، کیونکہ ایک کی وہ بیوی تھیں اور دوسرے کی بیٹی تھیں۔ دونوں وجود ایسے تھے کہ ان کی بدنامی سیاسی لحاظ سے یا دشمنیوں کے لحاظ سے بعض لوگوں کے لئے فائدہ بخش ہو سکتی تھی یا بعض لوگوں کی اغراض ان کو بدنام کرنے کے ساتھ وابستہ تھیں۔ تا کہ حضرت عائشہؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ سے گر جائیں اور حضرت ابو بکرؓ کو جو مقام حاصل ہے وہ اس سے محروم ہو جائیں اور مسلمان آپؓ سے بدظن ہو کر اس عقیدت کو ترک کر دیں جو انہیں آپؓ سے تھی اور اس طرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکرؓ کے خلیفہ ہونے کا دروازہ بالکل بند ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ سورۃ نور میں خدا تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ پر الزام کے واقعہ کے بعد خلافت کا ذکر کیا اور اِس الزام کو لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ۭ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ کو خَيْرٌ قرار دیا جس کے معنی ہیں کہ تم یہ خیال مت کرو کہ یہ الزام کوئی بُرا نتیجہ پیدا کرے گا بلکہ یہ الزام بھی تمہاری بہتری اور ترقی کا موجب ہو جائے گا... یہ منافق زور لگا کر دیکھ لیں یہ ناکام رہیں گے اور بالآخر ہم خلافت کو قائم کر کے چھوڑیں گے کیونکہ خلافت نبوت کا ایک جزو ہے اور الٰہی نور کو محفوظ رکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔

حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ میں سازشیں اور فتنے

سامعین! جیسا کہ ہم اوپر سن آئے ہیں کہ گو ان منصوبوں کی بنیاد حضورؐ کے دور میں رکھ دی گئی تھی مگر اسلام بدستور ترقی کی شاہراہوں پر گامزن تھا۔ جب حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھ پر مدینہ میں بیعت ہوئی تو شیطان نے عصبیت کا وسوسہ لوگوں کے دلوں میں خلافتِ راشدہ کے نظام کو نقصان پہنچانے کے لیے پیدا کر دیا۔ حضرت سعد بن عبادہؓ نے قبائلی عصبیت ہی کی بنیاد پر آپؓ کی خلافت کو تسلیم کرنے سے اجتناب کیا۔ اسی طرح ابو سفیانؓ، حضرت ابو بکرؓ کی بیعت ہونے کے بعد حضرت علیؓ کی خدمت میں پہنچے اور ان سے کہا کہ "قریش کے سب سے چھوٹے قبیلے کا آدمی کیسے خلیفہ بن گیا۔ تم اٹھنے کے لئے تیار ہو تو میں سواروں اور پیادوں سے وادی بھر دوں"۔ مگر حضرت علیؓ نے یہ جواب دے کر ان کا منہ بند کر دیا: "تمہاری یہ بات اسلام اور اہل اسلام کی دشمنی پر دلالت کرتی ہے۔ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ تم کوئی سوار اور پیادے لاؤ۔ مسلمان سب

ایک دوسرے کے خیر خواہ اور آپس میں محبت کرنے والے ہوتے ہیں۔ ہم ابو بکرؓ کو اس منصب کا اہل سمجھتے ہیں۔ اگر وہ اہل نہ ہوتے تو ہم لوگ انہیں اس منصب پر مامور نہ ہونے دیتے۔"

(کنزالعمال، جلد 5 حدیث 2374۔ الطبری جلد 2، صفحہ 249)

اس طرح حضرت علیؓ نے ایمان افروز جواب سے ابو سفیان کے فتنے کا دروازہ بند کر دیا۔

سامعین! پھر ایک بڑی سازش اور فتنہ خلافتِ راشدہ کے نظام کو درہم برہم کرنے کا اس وقت ظہور میں آیا، جب حضرت ابو بکرؓ خلیفہ مقرر ہوئے تو اس وقت سارا عرب مرتد ہو گیا۔ سوائے مکہ اور مدینہ اور ایک چھوٹے سے قصبہ کے تمام لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا کہ خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً (التوبہ: 2) تو ان کے مالوں سے صدقہ لے۔ کسی اور کو یہ اختیار نہیں کہ ہم سے زکوٰۃ وصول کرے اور لشکر لے کر مقابلہ کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ بعض جگہ تو ان کے پاس ایک ایک لاکھ کا بھی لشکر تھا۔ مگر ادھر صرف دس ہزار کا ایک لشکر تھا اور وہ بھی شام کو جا رہا تھا اور یہ وہ لشکر تھا جسے وفات کے قریب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رومی علاقہ کے لئے تیار کیا تھا اور حضرت اسامہؓ کو اس کا امیر مقرر کیا تھا۔ باقی لوگ جو رہ گئے تھے وہ یا تو کمزور اور بڈھے تھے یا پھر گنتی کے چند نوجوان تھے۔ یہ حالات دیکھ کر صحابہؓ نے سوچا کہ اگر بغاوت کے وقت اسامہؓ کا لشکر بھی روانہ ہو گیا تو مدینہ کی حفاظت کا کوئی سامان نہ ہو سکے گا۔ چنانچہ اکابر صحابہؓ کا ایک وفد، جس میں حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ بھی شامل تھے، حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کچھ عرصہ کے لئے اس لشکر کو روک لیا جائے۔ جب بغاوت فرو ہو جائے تو پھر بے شک اُسے بھیج دیا جائے۔ حضرت ابو بکرؓ نے نہایت غصہ کی حالت میں فرمایا کہ ابو قحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ وہ حضورؐ کی وفات کے بعد سب سے پہلا کام یہ کرے کہ جس لشکر کو روانہ کرنے کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا اُسے روک لے۔ مَیں اس لشکر کو کسی صورت میں روک نہیں سکتا۔ اگر تمام عرب باغی ہو گیا ہے تو بے شک ہو جائے اور اگر مدینہ کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں ہے تو بے شک نہ رہے۔ خدا کی قسم! اگر دشمن کی فوج مدینہ میں گھس کر ہمارے سامنے مسلمان عورتوں کی لاشیں کتے گھسیٹے پھریں، تب بھی میں اس لشکر کو نہیں روکوں گا جس کو روانہ کرنے کا حکم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صادر فرمایا ہے۔

(تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ 51)

اگر تم دشمن کی فوج سے ڈرتے ہو، تو بے شک میرا ساتھ چھوڑ دو، مَیں اکیلا مقابلہ کروں گا۔ خلیفہ راشد، حضرت ابو بکرؓ کا یہ عزم اور توکل یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡـًٔا کا کتنا روشن ثبوت ہے۔

دوسرا سوال زکوٰۃ کا تھا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اگر آپ لشکر نہیں روک سکتے تو صرف اتنا کر لیجئے کہ ان لوگوں سے عارضی صلح کر لیں اور انہیں کہہ دیں کہ ہم اس سال زکوٰۃ نہیں لیں گے۔ اس دوران اِن کا جوش ٹھنڈا ہو جائے گا اور تفرقہ کے مٹنے کی کوئی صورت پیدا ہو جائے گی۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا۔ ایسا ہرگز نہیں ہو گا۔ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ لوگ اونٹ کے گھٹنے کو باندھنے والی ایک رسی بھی زکوٰۃ میں دیا کرتے تھے اور اب نہیں دیں گے تو مَیں اس وقت تک ان سے جنگ جاری رکھوں گا جب تک وہ رسی بھی ان سے وصول نہ کر لوں۔ اس پر صحابہؓ نے کہا کہ اگر جیش اسامہؓ بھی چلا گیا اور ان لوگوں سے عارضی صلح نہ کی گئی تو پھر دشمن کو کون مقابلہ کرے گا۔ مدینہ میں تو بڈھے اور کمزور لوگ ہیں اور یا صرف چند نوجوان ہیں، وہ بھلا لاکھوں کا کیا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے جواب دیا۔ اے دوستو! اگر تم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو ابو بکرؓ اکیلا ان کا مقابلہ کرے گا۔

(تاریخ الخمیس جلد 2 صفحہ 224)

حضرت ابو بکرؓ نے کمال بصیرت وصفائی، عزم وجرات سے کام لیتے ہوئے دامن استقلال کو تھامے رکھا اور اپنے پائے ثبات میں لغزش نہ آنے دی اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلک سے ایک انچ بھی ادھر ادھر اپنے آپ کو نہ ہونے دیا اور فتنۂ ارتداد اور منکرین زکوٰۃ کی سازش کا قلع قمع کر کے مرتدین کو دوبارہ حلقہ بگوش اسلام کیا اور خلافت راشدہ کے نظام کو درھم برھم ہونے سے محفوظ کر لیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"حضرت ابو بکر صدیقؓ کا دورِ خلافت چاروں خلفائے راشدین میں سے مختصر دور تھا جو کہ تقریباً سوا دو سال پر مشتمل تھا لیکن یہ مختصر سا دور خلافت راشدہ کا ایک اہم ترین اور سنہری دور کہلانے کا مستحق تھا کیونکہ حضرت ابو بکرؓ کو سب سے زیادہ خطرات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا اور پھر خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اور فضل کی

بدولت حضرت ابو بکرؓ کی کمال شجاعت اور جوانمردی اور فہم و فراست سے تھوڑے ہی عرصہ میں دہشت و خطرات کے سارے بادل چھٹ گئے اور سارے خوف امن میں تبدیل ہوگئے اور باغیوں اور سرکشوں کی ایسی سرکوبی کی گئی کہ خلافت کی ڈولتی ہوئی امارت مستحکم اور مضبوط بنیادوں پر قائم ہوگئی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4مارچ 2022ء)

حضرت عمرؓ کا زمانہ خلافت اور سازشیں

حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں اسلام کو ترقی پر ترقی ہو رہی تھی۔ فتوحات کا دامن وسیع سے وسیع تر ہو رہا تھا۔ دشمنانِ اسلام اندر ہی اندر سیخ پا ہو رہے تھے اور خلافتِ راشدہ کے بابرکت نظام کو نقصان پہنچانے کے لئے منصوبے سوچ رہے تھے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کی زندگی کے آخری سال حج کے موقع پر ایک شخص نے کہا کہ اگر حضرت عمرؓ کا انتقال ہوا تو مَیں فلاں شخص کے ہاتھ پر بیعت کر لوں گا۔ کیونکہ ابو بکرؓ کی بیعت بھی تو اچانک ہوئی تھی اور آخر وہ کامیاب ہوگئی۔ حضرت عمرؓ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپؓ کی دور بین نگاہ نے بھانپ لیا کہ یہ فتنہ ہے جو اگرچہ بظاہر خفیف نظر آتا ہے، لیکن انجام کار خلافت کے نظام کو نقصان پہنچانے کا موجب ہوگا۔ چنانچہ آپؓ نے فرمایا: مَیں اس معاملہ پر ایک تقریر کروں گا اور عوام کو ان لوگوں سے خبردار کروں گا جو ان کے معاملات پر غاصبانہ تسلّط قائم کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ مدینہ پہنچ کر آپؓ نے اپنی پہلی تقریر میں اس قصہ کا ذکر کیا اور بڑی تفصیل کے ساتھ ثقیفہ بن ساعدہ کی سرگزشت بیان کر کے یہ بتایا کہ اس وقت مخصوص حالات تھے جن میں اچانک حضرت ابو بکرؓ کا نام تجویز کر کے مَیں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اس سلسلہ میں انہوں نے فرمایا کہ "اگر مَیں ایسا نہ کرتا اور خلافت کا تصفیہ کئے بغیر ہم لوگ مجلس سے اُٹھ جاتے تو اندیشہ تھا کہ راتوں رات لوگ کوئی غلط فیصلہ کر بیٹھتے اور ہمارے لیے اس پر راضی ہونا بھی مشکل ہوتا اور بدلنا بھی مشکل۔ تم میں ابو بکرؓ جیسی بلند و بالا اور مقبول شخصیت کا آدمی اور کون ہے؟ اب اگر کوئی شخص مسلمانوں سے مشورہ کئے بغیر کسی کے ہاتھ پر بیعت کرے گا تو وہ اور جس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی، دونوں ہی اپنے آپ کو قتل کے لیے پیش کریں گے"

(بخاری کتاب المحاربین، مسند احمد جلد 1 صفحہ 391)

مسند احمد کی روایت میں حضرت عمرؓ کے الفاظ یہ ہیں:

"جس شخص نے مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی امیر کی بیعت کی اس کی کوئی بیعت نہیں اور نہ اس شخص کی کوئی بیعت ہے جس سے اس نے بیعت کی۔"

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں اسلام کی ترقی اور فتوحاتِ اسلامی کو دیکھ کر حضرت عمرؓ کو شہید کرنے کا پروگرام اسی اسلام دشمنی کا نتیجہ تھا۔

حضرت عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت کے آخری زمانے اور حضرت عثمانؓ کے دور خلافت کے پہلے سال شَہرَک نے بغاوت کر دی اور اس نے اہلِ فارس کو ورغلایا اور ان کو بھڑکانے کے نتیجہ میں اہلِ فارس نے عہد شکنی کی۔ حضرت عثمان بن ابو العاص کو ان کی سرکوبی کے لیے دوبارہ بھیجا گیا اور پیچھے سے حضرت عبد اللہ بن مَعْمَرؓ اور شِبْل بن مَعْبَد بَجَلِی کی معیت میں امدادی فوج بھیجی گئی۔ ان کا فارس کے مقام پر دشمن سے سخت مقابلہ ہوا جس میں شَہْرَکْ اور اس کا بیٹا مارا گیا اور اس کے علاوہ بہت سے لوگوں کو بھی قتل کیا گیا اور شَہْرَکْ کو حضرت عثمان بن ابو العاصؓ کے بھائی حَکَم بن ابو العاص نے قتل کیا۔

(تاریخ طبری مترجم جلد سوم حصہ اول صفحہ 192-193 دار الاشاعت کراچی 2003ء)

ایک روایت کے مطابق حضرت عَلَاء بن حَضْرَمِیؓ نے سترہ ہجری میں حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں پہلی مرتبہ اِصْطَخْر کو فتح کیا تھا۔ اس کے باشندوں نے صلح کے بعد بدعہدی کی جس کے نتیجہ میں بغاوت پھیل گئی۔ اس کی سرکوبی کے لیے حضرت عثمان بن ابو العاصؓ نے اپنے بیٹے اور بھائی کو بھیجا جنہوں نے بغاوت دور کی اور اِصْطَخْر کے امیر کو قتل کر دیا جس کا نام شَہْرَکْ تھا۔

(سیرت امیر المومنین عمر بن خطاب از صلابی صفحہ 436 دار المعرفہ بیروت 2007ء) (الکامل فی التاریخ لابن اثیر جلد 2 صفحہ 383-382 دار الکتب العلمیہ بیروت 2006ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں:

" اس بارے میں کہ کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کوئی سازش کا نتیجہ تھی یا اس شخص کا ذاتی عناد تھا، بعد کے بعض مؤرخین نے یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ کی شہادت صرف کسی ذاتی عناد کی بنا پر نہیں تھی بلکہ ایک سازش تھی۔ بہرحال حضرت عمرؓ جیسے بہادر خلیفہ کو جس طرح شہید کر دیا گیا، ہم دیکھتے ہیں کہ عام طور پر مؤرخین اور سیرت نگار شہادت کے واقعات تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کے بعد خاموش ہو جاتے ہیں اور یہ تاثر ملتا ہے کہ اَبُو لُؤلُؤہ فیروز نے ایک وقتی جوش اور غصہ میں

انہیں قتل کر دیا تھا۔ لیکن حال کے بعض موٴرخین، سیرت نگار اس پر تفصیل کے ساتھ بحث کرتے ہوئے یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ محض ایک فردِ واحد کے غصہ کی وجہ سے انتقامی کارروائی نہیں ہو سکتی بلکہ ایک سازش تھی اور باقاعدہ ایک پہلے سے طے شدہ منصوبہ کے تحت حضرت عمرؓ کو قتل کیا گیا تھا۔ اور اس سازش میں مشہور ایرانی سپہ سالار ہُرمُزان جو کہ اب بظاہر مسلمان ہو کر مدینہ میں رہ رہا تھا وہ بھی شامل تھا..... مختصر یہ کہ ہر چند کہ یہ بعید از قیاس نہیں کہ یہ قتل ایک باقاعدہ سازش ہو لیکن اس وقت کے حالات کا تقاضا ہو کہ حضرت عثمانؓ فوری طور پر اس میں تحقیق نہ کروا سکے ہوں یا جو بھی حالات ہوں ابتدائی موٴرخ اس کے متعلق خاموش ہیں اور اس زمانے کے کچھ موٴرخ قرائن کی روشنی میں اس پر بحث کر رہے ہیں اور ان کے دلائل میں کچھ وزن معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ سازشی گروہ یہیں رکتا نہیں بلکہ پھر حضرت عثمانؓ بھی اسی طرح کی ایک سازش کا شکار ہوتے ہیں اور اس سے اس شبہ کو مزید تقویت ملتی ہے کہ اسلام کی بڑھتی ہوئی ترقی اور غلبہ کو روکنے کے لیے اور اپنے انتقام کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے بیرونی عناصر کی ایک سازش کے تحت حضرت عمرؓ کو شہید کیا گیا تھا۔ واللہ اعلم۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15 اکتوبر 2021ء)

نظام خلافت ہے پائندہ تر
اسی سے یہ خاکی ہے تابندہ تر
عدُوٌ مُبیں اس سے پامال ہے
قبائے خلافت تری ڈھال ہے

(بتعاون: چوہدری ناز احمد ناصر۔ لندن)

✡✡✡✡